بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ
قادیان
الفضل
یوم چہار شنبہ

قیمت سالانہ ۱۸ روپے
ماہوار ۱½ روپیہ

جلد ۳۵ | ۲ ماہ وفا ۱۳۲۶ ھش | ۱۲ شعبان ۱۳۶۶ھ | ۲ جولائی ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۵۵

مدینۃ المسیح

قادیان یکم ماہ وفا ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۹½ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو ضعف کی شکایت ہے۔ اور خرابیٔ جگر کی وجہ سے جسم کسی قدر متورم ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

باوجود علالت طبع کے حضور بعد نماز مغرب تا عشا مجلس میں رونق افروز رہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

آج قصر خلافت کی اندرونی گلیوں کے دروازے بند رہے۔

صوبہ سرحد کا استصواب رائے اور کانگرس

بلوچستان نے پاکستان میں شامل ہونا منظور کر لیا ہے۔ اب صرف مغربی پاکستان میں صوبہ سرحد کا استصواب رائے باقی ہے۔ کانگرس نے استصواب رائے میں حصہ لینے سے انکار کر دیا ہے۔ بظاہر اس کا مطلب یہی ہے کہ کانگرس کا کوئی اثر اس صوبے میں باقی نہیں رہا۔ لیکن چونکہ کانگرس یہ بھی نہیں چاہتی۔ کہ اس صوبہ سے اس کا تعلق قطع ہو جائے۔ اور یہ بھی پاکستان میں شامل ہو جائے۔ اس لئے بڑے بڑے لیڈروں نے بڑی سوچ بچار کے بعد یہ تجویز نکالی ہے کہ پٹھانوں کو گمراہ کر کے جس طرح ہو سکے۔ وہاں مسلم لیگ کو ناکام بنایا جائے۔ حالانکہ اب اس کا کوئی امکان نہیں۔ کیونکہ جب کانگرس نے استصواب میں حصہ لینے سے انکار کر دیا ہے۔ تو ۳ جون کے اعلان کے مطابق اصولاً چاہئے تو یہ تھا۔ کہ اس صوبہ کو پاکستان کا حصہ تسلیم کر لیا جائے لیکن تا حال لارڈ مونٹ بیٹن کی طرف سے ایسی کوئی تحریک نہیں ہوئی۔ گاندھی جی اور خان عبد الغفار خان صاحب کے بیانات اس بارے میں اتنے واضح ہیں۔ کہ اب کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں رہتی کہ اعلان مذکورہ بالا کی شرائط کے مطابق کانگرس نے ہار تسلیم کر لی ہے گاندھی جی اور سرحدی صوبہ کی کانگرس کا ایک بالکل ہی نئے مطالبہ پٹھانستان کے لئے جس کو اس اعلان میں بالوضاحت رد کر دیا گیا ہے۔ اب شور مچانا نہ صرف دیانت کے اصولوں کے ہی خلاف ہے۔ بلکہ سیاسی دنیا میں اس کی بے اصولی اور ہٹ دھرمی ثابت کرنے کے لئے کافی ہے۔

جب اس صوبہ کو نئی اصلاحات دینے کا سوال پیدا ہوا تھا۔ تو اسی کانگرس نے ہندو مہاسبھا سے مل کر اس کی سخت مخالفت کی تھی۔ لیکن اس کی تدبیریں کامیاب نہ ہو سکیں۔ تو اس نے ایک دوسرے طریقہ سے وہاں اپنا جال پھیلانا شروع کر دیا۔ اور پٹھانوں کی بعض کمزوریوں سے فائدہ اٹھا کر اور ان کے بعض لیڈروں کو خرید کر مسلم لیگ کے خلاف جد و جہد کرتی رہی۔ اور اپنی اقتصادی فوقیت کے زور پر اور مکر و فریب سے پٹھانوں میں تشتت و افتراق پیدا کر کے اپنا اثر جمائے رکھا۔ چونکہ کانگرس بوجہ ہندو جماعت ہونے کے براہ راست تو وہاں کامیابی حاصل نہیں کر سکتی تھی۔ اس لئے بعض با اثر لیڈروں کو اپنے قبضہ میں کر کے خدائی خدمتگاروں کی جماعت کی تنظیم کی۔ اور اس کو ہر طرح کی مدد دیتی چلی آئی۔ یہ پٹھانستان بھی اسی سلسلہ کی کڑی ہے۔ جب تک تو سادہ دل عوام اس فریب میں آئے رہے کانگرس کامیاب چلی آئی۔ لیکن

نہاں کے ماند آں رازے کہ زو سازند محفلہا

آخر مسلم لیگ پٹھانوں کی آنکھوں سے یہ فریب کے پردے اٹھانے میں کامیاب ہو گئی ہے۔ اور اب ۳ جون کے اعلان نے تو کانگرس کو بالکل مایوس اور بدحواس کر دیا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اب وہ ہارے ہوئے مایوس جواری کی طرح انصاف عدل، شرم و حیا، دیانت و مصلحت الغرض ہر اچھی بات کو بالائے طاق رکھ کر آخری داؤ لگا رہی ہے۔ اور اس قدر بوکھلا گئی ہے۔ کہ اس کو اتنا بھی ہوش نہیں رہا کہ دنیا اس کی اس بدعہدی پر کیا کہے گی۔

کاش اس وقت کانگرس کو سمجھانے والا کوئی انسان ہوتا جو اسکو سمجھاتا کہ یہ باتیں خود اس کی ذات کے لئے کس قدر نقصان دہ ہیں۔

اس سے زیادہ کانگرس کی حماقت اور کیا ہو سکتی ہے کہ ایک طرف گاندھی جی یہ فرما رہے ہیں کہ وہ پٹھانستان کے اس لئے حامی ہیں۔ کہ وہ پٹھانوں کی تہذیب و تمدن اور پشتو زبان اور ان کی نسلی خصوصیات کے تحفظ و قیام کے بڑے خواہشمند ہیں۔ تو دوسری طرف سرحد کا گاندھی جی پٹھانوں کو یہ بھرا دے رہے ہیں۔ کہ وہ یہاں اسلامی شریعت کے مطابق حکومت دیکھنا چاہتے ہیں۔ جو پاکستان کے ساتھ شمولیت سے ممکن نہیں۔ اب ان دونوں باتوں میں جو تضاد ہے۔ وہ اتنا بین اور صاف ہے کہ ہر بچہ بھی اس کو سمجھ سکتا ہے۔ اسلامی شریعت اگرچہ قومی اور نسلی خصوصیات کی براہ راست دشمن نہیں ہے۔ مگر ان بنیادوں پر کسی قسم کی تقسیم کو وہ بالکل برداشت نہیں کرتی۔ اس کا پہلا اور آخری اصول ہے کہ کل مومن اخوۃ۔ یعنی تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں۔

پھر گاندھی جی کو یہ بھی سمجھنا چاہیئے تھا۔ کہ اگر صوبہ سرحد میں ان کا اثر باقی رہا ہوتا۔ تو اس معاملہ میں ان کو یہ طریق کار اختیار کرنے کی ضرورت ہی نہ ہوتی۔ وہ سیدھی طرح اعلان کے مطابق استصواب رائے میں حصہ لینے کی تلقین کرتے اور اپنے ذاتی اثر سے جیتنے کی کوشش کرتے۔ انکا یہ طریق اختیار کرنا خود ظاہر کرتا ہے کہ پٹھان آپ کے اصولوں اور آپ کی راہنمائی کو خیرباد کہہ چکے ہیں اور

ایڈیٹر روشن دین تنویر
بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

اب کانگرس کا وہاں کوئی زور نہیں رہا۔ ایسی صورت میں گاندھی جی جیسے انسان کے لئے یہ نہایت اعلیٰ موقعہ تھا کہ وہ اپنی بے ریائی اور رواداری کا ثبوت دیتے۔ اور صرف مسلمانوں کے دلوں میں اپنا کھویا ہوا اعتماد پیدا کر لیتے اس سے نہ صرف ان کو ذاتی فائدہ ہی پہنچتا۔ بلکہ ہندوستان کے آئندہ قیام امن کے لئے بھی ایک راہ کھل جاتی۔ مگر افسوس ہے کہ آپ نے وقتی اور عارضی رو کے ساتھ بہ جانا پسند فرمایا۔ بے شک اس سے مسلم لیگ اور مسلمانوں کو کچھ تکلیف تو ہوگی۔ مگر جیسا کہ مسٹر جناح کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے۔ گاندھی جی نے پٹھانستان کی خلاف اصول اور بیجا حمایت کر کے مسلمانوں کے دلوں سے اپنا رہا سہا اعتماد بھی کھو دیا ہے۔ ممکن ہے کہ گاندھی جی مسلمانوں کی اپنی جانب سے بد اعتمادی کے متعلق یقین کے اس درجہ پر پہنچ چکے ہوں کہ اب ان کا کھلا اپنے ان ارادوں کا اعتراف کر لینا ہے جن کو پہلے وہ ہزار ہا پردوں کے اندر چھپا کر رکھنا چاہتا ہے۔

اب یہ بات کہ پٹھان مسلم لیگ کے ساتھ جائیں گے ایسا یقینی ہو چکی ہے۔ کہ ہم کانگرس کے بڑے بڑے لیڈروں اور خصوصاً گاندھی جی کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ ہندوستان کے مفاد اور مسلمانوں اور ہندوؤں کے آئندہ خوشگوار تعلقات کے پیش نظر اب بھی وہ اپنی روش بدل لیں۔ اور استصواب رائے کی صورت میں سرحدی صوبہ میں جو کشمکش ہونی ہے۔ اور اس سے جو تلخ نتائج پیدا ہونے ہیں۔ اس سے ہندوستان کو بچالیں۔ اس وقت ایسا نازک وقت ہے۔ کہ اگر ہمارے رہنماؤں نے صحیح قدم نہ اٹھایا۔ تو ممکن ہے صدیوں تک اس ملک میں پھر امن نصیب نہ ہو۔ اب تک سب باتوں میں ہم نے لڑائی کی ہے۔ اور برطانیہ کی ثالثی برداشت کی ہے۔ آخر ایک بات تو ہم کو صلح و صفائی سے بھی مان لینی چاہیئے۔

فخر کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی ایک بے مثال خصوصیت

(از مکرم جناب مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری)

فخر موجودات سید ولد آدم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی تاریخی زندگی ہے۔ ولادت سے وفات تک ہر واقعہ مدون ہے۔ دوست و دشمن ان پر نظر ڈال چکے ہیں۔ اور رہتی دنیا تک یہ پاکیزہ اور بے مثال سوانح ہر سالک راہ روحانیت کے لئے مشعل راہ رہیں گے۔ انبیاء بکثرت آئے۔ ہر ملک اور ہر قوم میں آئے۔ مگر حقیقت یہی ہے کہ ؎

انبیاء روشن گہر ہستند لیک
ہست احمد زاں ہمہ روشن ترے

ہر پہلو سے سیدنا حضرت محمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ و مقام ارفع و اعلیٰ ہے یوں تو سیرت کے جس پہلو کو دیکھا جائے زندگی کے جس حصہ پر نگاہ ڈالی جائے وہ اپنی دلکشی اور جاذبیت میں بے نظیر ہے بچپن ہے۔ تو انتہائی طور پر معصومانہ اور باوقار و با اخلاق جوانی ہے۔ تو عفت و پاکیزگی کا مرقع۔ مظلوموں اور محتاجوں کی امداد و اعانت کا لامتناہی سلسلہ کہولت ہے تو قوموں کی اصلاح کے بے پایاں خلوص و جوش سے سراپا بھرپور۔ غرض زندگی کا ہر حصہ اپنی ندرت اور کمال میں یگانہ اور بے مثال ہے۔ پھر ہر حصۂ زندگی کا ہر شعبہ جامعیت میں اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ گھریلو زندگی اور بیرونی زندگی کی ہر شاخ کامل ہے بیویوں سے حسن سلوک۔ بچوں سے شفقت و پیار۔ غمزدوں کی دلداری۔ کمزوروں کی دستگیری دوستوں سے وفاداری۔ دشمنوں سے [illegible] قصورواروں سے درگذر۔ بیواؤں کی اعانت یتامیٰ کی خبر گیری۔ مہمانوں کی مہمان نوازی اور مسافروں کی سہولت کا خیال۔ غرضیکہ انسانی زندگی کے تمام شعبوں میں سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم کو گزرنا پڑا۔ اور آپ نے زندگی کے ہر شعبہ میں کامل اسوہ پیش فرمایا۔ یتیمی سے لیکر شہنشاہیت تک کے تمام مراحل آپ نے طے فرمائے۔ اور ہر مرحلہ پر آپ ہی ہادی و رہبر تھے۔ اور آج بھی ہیں۔ نبی انسانیت کا طغرائے امتیاز ہے۔ ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں کے لئے باعث زینت و کمال ہیں۔ یہی وہ مقام ہے جسے قرآنی الفاظ خاتم النبیین میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ یگانہ مرتبہ اور کسی نبی کو نہیں ملا۔ اور یہ بلند ترین شان کسی اور رسول کو حاصل نہیں ہوئی۔ ضرور تھا کہ یہ اعلیٰ ترین مقام کسی نبی کو حاصل ہوتا۔ مگر وہ نبی بجز محمدؐ کے کون ہو سکتا تھا۔ جس نے تمام منازل انسانیت اور مراتب نبوت کو کامل طور پر طے کیا۔ اور وہی ہے۔ جس پر تمام اخلاق فاضلہ اور شمائل حمیدہ کا خاتمہ ہے۔ دوست دشمن اس خوبی کے گواہ ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مشکل ترین حالات میں بہترین کامیابی حاصل ہوئی۔ اور آپ نے ہر شعبۂ زندگی میں کامل نمونہ قائم فرمایا ہے۔ بلاشبہ ایک ایک صفت میں کمال پیدا کرنا بھی خوبی ہے۔ مگر جملہ اوصاف میں انتہائی کمال محض محمدیت کا خاصہ ہے۔ اور یہ پہلو ہمارے آقا کی زندگی کا بے مثال پہلو ہے۔ کہ جامعیت بھی بے نظیر اور علو و ارتقاء بھی بے مثال۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

تمت علیہ صفات کل مزیۃ
ختمت بہ نعماء کل زمان

حصہ وصیت میں اضافہ

مندرجہ ذیل مزید موصی حضرات نے اپنے حصہ وصیت میں اضافہ فرمایا۔ سلسلہ دفتر مودبانہ عرض کرتا ہے۔ کہ ان دوستوں کیلئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرماوے۔ نیز بڑھ چڑھ کر قربانی کرنے کی توفیق فرماوے۔ آمین ثم آمین

(۱) محمد ابراہیم صاحب طالب تحریک جدید 1/10 سے 1/8 حصہ کر دیا ہے

(۲) نعمت اللہ خان صاحب [illegible] دار الرحمت 1/10 سے 1/9 حصہ کر دیا ہے۔

(۳) سید عبد الرشید صاحب گوجرخان 1/10 سے 1/9 حصہ کر دیا ہے۔ (۴) فضل [illegible] صاحبہ [illegible] آباد بہاول پور 1/10 سے 1/9 حصہ کر دیا ہے۔ (۵) ملک عمر علی صاحب دار الانوار 1/10 سے 1/9 حصہ کر دیا ہے۔ (۶) کیپٹن ڈاکٹر بشیر احمد صاحب سری نگر 1/10 سے 1/9 حصہ کر دیا ہے۔ (۷) محمد افضل صاحب فیروز پور شہر 1/10 سے 1/9 حصہ کر دیا ہے۔ (۸) مرزا عبد اللہ [illegible]

نورِ حجازی

(از جناب خان صاحب ذو الفقار علی خاں گوہر)

اے علم کے متوالے آ علم حقیقی لے
بے خوف و الم کر دے وہ جام و صراحی لے

میخانۂ وحدت کا ساقی نبوت سے
تو پوچھ پتہ آ کر اور راہ وہ سیدھی لے

فطرت کے صحیفے کو پڑھ غور سے اے نادان
بس علم حجابی بس ہا علم سماوی لے

راحت ابدی لے آ در پہ مسیحا کے
محمود کے قدموں پر گر کر تو ایازی لے

گوہر کی نصیحت سن جنجالوں سے باہر آ
روشن تجھے جو کر دے وہ نور حجازی لے

مولوی محمد عالم صاحب کا تبادلہ

مولوی محمد عالم صاحب دیہاتی مبلغ جو آجکل رتالی ضلع گوجرانوالہ میں کام کر رہے ہیں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت حلقہ کڑیانوالہ ضلع گجرات میں تبدیل کیا جاتا ہے۔ یہ تبادلہ فتح پور ضلع گجرات کی آریہ سماج کے پریذیڈنٹ جناب دولت رام صاحب کی درخواست کے نتیجہ میں کیا گیا ہے۔ جو مولوی صاحب موصوف کا وجود امن عامہ کے لئے بہت ضروری سمجھتے ہیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

تبلیغ کی ایک آسان راہ

ایک احمدی دوست نے لکھا ہے۔ کہ انہوں نے اپنی دکان پر ایک بورڈ لگا رکھا ہے۔ اور اس پر مخصوص عقائد [illegible] حوالہ جات جلی حروف میں نوٹ کر رکھے ہیں۔ دیکھا گیا ہے۔ کہ غیر احمدی احباب ان حوالہ جات کو [illegible] اس طرح خاموش تبلیغ ہو جاتی ہے۔ بیرونی جماعتیں بھی اسی آسان طریق تبلیغ کو اختیار کر کے تبلیغی جہاد میں حصہ لے سکتی ہیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

پنجاب کے موجودہ فسادات اور حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ کا ایک رویا

اسلام اور احمدیت کی صداقت کا ایک تازہ نشان

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت ۔ اس بے نشان کی چہرہ نمائی یہی تو ہے ۔ (المسیح الموعود)

از جناب خورشید احمد صاحب

جو لوگ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے صرف گذشتہ زمانہ میں ہی اپنی ہستی کا اور اپنی لامحدود قدرتوں کا ثبوت دینے کے لئے اپنے پیارے بندوں سے ہمکلام ہوا کرتا تھا۔ اور اب اس نے پیشگوئیوں الہامات اور اخبار غیبیہ کی عظیم الشان آسمانی برکت سے ہمیشہ کے لئے اپنے بندوں کو محروم کر دیا ہے۔ ایسے اصحاب اللہ تعالیٰ کی خشیت کو اپنے دل میں جگہ دے کر مندرجہ ذیل تازہ آسمانی نشان پر غور کریں۔ اور اپنے خالق و مالک کی ہستی پر زندہ ایمان اور یقین حاصل کریں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی ایک رویا

مورخہ ۲۸ر فروری ۱۹۴۷ء کو جماعت احمدیہ کے موجودہ امام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز مغرب کے بعد کئی سو احباب کی موجودگی میں اپنا ایک رویا سنایا۔ جس کا ایک حصہ یہ تھا "میں نے ایک نظارہ دوزخ کا دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ دوزخ میں بچھو ہیں۔ لیکن وہ بچھو اس دنیا کی طرح کے نہیں۔ یہاں تو بچھو عام طور پر انگلی سے چھوٹے ہوتے ہیں۔ لیکن وہاں جو میں نے بچھو دیکھے ہیں وہ چھ سات گز کے قریب لمبے ہیں۔ پہلے مجھے صرف دو بچھو نظر آئے۔ جو غالباً چھ سات آٹھ گز لمبے ہونگے ہونے بھی بہت ہیں جیسے ہوائی جہاز ہوتا ہے ایسے لگتے تھے گو ہوائی جہاز جتنے جسم نہیں۔ جو کہ ایک دوسرے کے قریب ہوتے جا رہے ہیں۔ ان میں سے ایک دوسرے پر اس طرح گرا ہے۔ جس طرح کہ جانور جفتی کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ جب ایک دوسرے پر کودنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو میں نے دیکھا کہ دوسرے نے اوپر گرنے والے بچھو کو زور سے ڈنک مارا۔ اور وہ اچھل کر سامنے جا پڑا۔ پھر اس نے دوسرے کی طرف منہ کر کے آگ کا شعلہ نکالنا شروع کر دیا۔ اور وہ دونوں شعلوں کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ لڑائی کرتے ہیں۔ اس کے بعد کچھ اور بچھو پیدا ہو گئے۔ ان کے قد بھی اسی طرح سات آٹھ گز کے قریب ہیں۔ پھر انہوں نے بھی آگ کے شعلوں سے لڑائی شروع کر دی اور ان کے شعلوں کا نظارہ نہایت ہیبت ناک تھا۔ میں نے دیکھا۔ کہ یکدم ایک بچھو نے پلٹا کھایا۔ اور آدمی کی شکل اختیار کر لی۔ اور اس نے اس کمرہ کی طرف بڑھنا شروع کیا جہاں میں بیٹھا تھا۔ میں گھبرا کر وہاں سے چل پڑا ہوں۔ اس وقت مجھے پیچھے کی طرف سے آواز آتی ہے۔ معلوم نہیں کہ وہ فرشتے کی آواز ہے یا کسی آدمی کی "قرآن پڑھو قرآن پڑھو" اس آواز کے آتے ہی میں نے قرآن شریف بلند اور سریلی آواز سے پڑھنا شروع کر دیا میں نے محسوس کیا۔ کہ میری آواز بہت سریلی اور بلند ہے۔ اور میں جس طرف سے گزرتا ہوں۔ میری آواز پہاڑیوں اور میدانوں میں گونج پیدا کر دیتی ہے۔ گویا ساری دنیا میں پھیل رہی ہے۔ اور جس کے کانوں میں وہ آواز پڑتی ہے وہ بھی قرآن کریم پڑھنے لگ جاتا ہے"

(الفضل ۳۰ مارچ ۱۹۴۷ء جلد ۳۵)

رویا کی تشریح

مندرجہ بالا رویا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے متعدد غیبی خبریں بتائی گئی تھیں مثلاً اس میں بتایا گیا تھا کہ:۔

(۱) عنقریب ایک دوزخ کا نظارہ ظاہر ہونے والا ہے۔

(۲) لوگ بچھوؤں کی عادات اختیار کرینگے (اسی لئے یکدم ایک بچھو نے پلٹا کھایا اور آدمی کی شکل اختیار کر لی)

(۳) یہ بچھوؤں کی عادات اختیار کرنے والے لوگ عام بچھوؤں سے بہت زیادہ زہریلے اور نقصان دہ ہونگے کیونکہ حضور نے عام بچھوؤں سے بہت زیادہ لمبے بچھو رویا میں دیکھے۔ (جو میں نے بچھو دیکھے ہیں وہ چھ سات گز کے قریب لمبے ہیں")

(۴) بچھوؤں کی خصلت اختیار کرنے والے لوگ پہلے تو دور دور سے ایک دوسرے کے خلاف پروپیگنڈا کرینگے لیکن پھر وہ "ایک دوسرے کے قریب" ہو کر مقابلہ شروع کرینگے۔

(۵) ایک فریق دوسرے فریق پر "کود کر" یعنی اچانک حملہ کرے گا۔

(۶) دوسرا فریق اس حملہ کا اتنی سختی سے جواب دیگا کہ حملہ آور "اچھل کر" سامنے جا گرے گا۔

(۷) پھر فریقین آگ کے شعلوں کے ساتھ ایک دوسرے کا مقابلہ کرنا شروع کر دینگے۔

(۸) شروع میں یہ مقابلہ محدود ہوگا۔ لیکن پھر کچھ اور بچھو پیدا ہو جائینگے اور وہ آگ کے شعلوں سے ایسے انداز سے مقابلہ شروع کرینگے کہ شعلوں کا نظارہ نہایت ہیبت ناک صورت اختیار کر جائے گا۔

(۹) فریقین کی یہ جنگ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی جائے رہائش یعنی قادیان کی طرف بھی بڑھنا شروع کرے گی۔ اگر قرآن مجید کی تعلیم کی برکت سے مرکز اس سے بچا رہے گا۔

(۱۰) ان پرفتن ایام میں ہی قرآن مجید کی دنیا میں وسیع اشاعت کے سامان پیدا ہو جائینگے۔ جن کی وجہ سے قرآن مجید کی آواز ساری دنیا میں پھیل جائے گی۔

رویا کی ایک ایک شق پوری ہوئی

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے جب یہ رویا بیان فرمائی۔ اس وقت پنجاب میں بالکل امن و امان تھا۔ سر خضر حیات صاحب کی وزارت کے خلاف مسلم لیگ کی ایجی ٹیشن کے زمانہ میں بدامنی اور فساد کا کسی قدر خطرہ ضرور تھا لیکن یہ ایجی ٹیشن بند ہو چکی تھی۔ اور کسی جگہ بھی فساد اور بدامنی کے آثار نہ تھے۔ لیکن یہ رویا بیان فرمانے کے صرف دو دن بعد سر خضر حیات خان صاحب نے اچانک اور غیر متوقع طور پر وزارت سے استعفیٰ دے دیا۔ اور اس سے اگلے دن لاہور میں فرقہ وارانہ فساد کی ابتدا ہوئی۔ جو بڑھتے بڑھتے نہایت خطرناک صورت اختیار کر گیا۔ اور صوبہ کے دور دراز علاقوں تک پھیل گیا۔ اس فساد میں رویا کے اس حصہ کی ایک ایک شق حیرت انگیز رنگ میں پوری ہوئی۔ چنانچہ:۔

(۱) اہالیان پنجاب نے جو باوجود ملک کی مکدر فضا کے اب تک فسادات سے بچے ہوئے تھے۔ ایسے ہولناک فساد کا نظارہ دیکھا۔ جو فی الحقیقت دوزخ کا نظارہ تھا

(۲) انہی لوگوں نے جو سینکڑوں برس [illegible]

بھائیوں کی طرح پہلو بہ پہلو پُرامن زندگی بسر کر رہے تھے۔ بچھوؤں کی سی عادات اختیار کر لیں۔ اور ایک دوسرے کو بچھوؤں کی طرح "ڈنگ" مارنا شروع کر دیا۔

(۳) ان لوگوں نے ایسے ایسے وحشیانہ افعال کا ارتکاب کیا۔ اور دنیا کے لئے وہ اتنے خطرناک ثابت ہوئے۔ کہ عام بچھوؤں کا ڈنگ اور ان کا زہر اس سے کوئی نسبت ہی نہیں رکھتا۔

(۴) پہلے فرقہ وارانہ کشمکش صرف اخبارات اور جلسوں تک محدود رہی۔ اور براہِ راست ٹکر لینے سے اغماض کیا جاتا رہا۔ چنانچہ مسلم لیگ کی ایجی ٹیشن کے دوران میں لیگی لیڈروں نے بار بار اعلان کیا۔ کہ ہماری جنگ ہندوؤں اور سکھوں کے خلاف نہیں ہے۔ بلکہ صرف حکومت کے خلاف ہے۔

(۵) خضر وزارت کے مستعفی ہونے کے معاً بعد ہندو اور سکھ لیڈروں نے کھلے طور پر پاکستان کے خلاف جنگ کرنے اور "دھرم یدھ" (مذہبی جنگ) شروع کرنے کا اعلان کر دیا۔ یہ اعلان گویا مسلمانوں پر حملہ کرنے کے مترادف تھا۔

(۶) جب مسلمانوں نے بھی جوابی کارروائی شروع کی۔ تو اکثر مقامات پر ہندو اور سکھ مفسدین کو زک اٹھانی پڑی۔ گویا "وہ اچھل کر سامنے جا گرے"۔

(۷) اس کے بعد لاہور، امرتسر، ملتان وغیرہ مقامات پر آتشزدگی کی وارداتیں شروع ہوئیں۔ اور آگ کے شعلے نمودار ہونے لگے۔

(۸) بعد ازاں ان مقامات میں بھی فساد شروع ہو گیا۔ جو اب تک اس سے محفوظ چلے آتے تھے۔ گویا "کچھ اور بچھو" نمودار ہوئے۔ اس مرحلہ پر آتشزدگی کی وارداتیں غیر معمولی طور پر بڑھ گئیں۔ جن لوگوں نے امرتسر میں اور اب لاہور میں آتشزدگیوں کی تباہ کاری اور ان کی وسعت کو دیکھا ہے۔ وہ یقیناً اس بات کی شہادت دے سکتے ہیں کہ کس طرح نہایت ہیبت ناک شعلوں کے مناظر دیکھنے میں آئے۔ درحقیقت موجودہ فسادات کے ساتھ شعلوں کا ایک خاص تعلق نظر آتا ہے۔ کیونکہ جس کثرت سے آتشزدگی کی وارداتیں موجودہ فسادات میں ہوئی ہیں۔ ان کی مثال کسی گذشتہ فساد میں نہیں ملتی۔

(۹) فرقہ وارانہ فسادات کو ہوا دینے والے "بچھوؤں" نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جائے رہائش یعنی مرکز سلسلہ احمدیہ قادیان دارالامان کی طرف بھی "بڑھنا شروع کیا"۔ چنانچہ قادیان کے نواحی مقامات مثلاً گورداسپور۔ بٹالہ اور پٹھان کوٹ میں بھی بدامنی پھیلانے کی کوششیں کی گئیں۔ لیکن چونکہ قادیان اس وقت قرآن مجید کی برکات اور اسکی تعلیم کی اشاعت کا مرکز ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے قادیان کو فساد کی آگ سے محفوظ رکھا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

(۱۰) عین فسادات کے ایام میں اللہ تعالیٰ نے انگریزی ترجمۂ قرآن کی طباعت کو مکمل کرنے کا سامان پیدا کر دیا۔ یہ ایام ایسے تھے۔ جبکہ عام اخبارات کو بھی کئی بار اپنی اشاعت بند کرنی پڑی۔ ایسے خطرناک ایام میں اس تفسیر کی طباعت یقیناً فرشتوں ہی کی آواز کا نتیجہ ہے۔ جو دنیا میں "قرآن پڑھو اور قرآن پڑھو" کی تحریک کر رہے تھے۔

(۱۱) رؤیا کے آخری حصہ میں بتایا گیا تھا کہ جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے "بلند اور سریلی آواز سے" قرآن مجید پڑھنا شروع کیا۔ تو حضور کی "آواز پہاڑوں اور میدانوں میں گونج پیدا کر دیتی ہے گویا ساری دنیا میں پھیل رہی ہے"۔ اس حصہ میں انگریزی ترجمۂ قرآن کی مقبولیت کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ جب یہ معرکۃ الآرا ترجمہ دنیا بھر کے مستشرقین اور سیاسی لیڈروں تک اور لائبریریوں میں پہنچ گیا۔ تو یقیناً اس کے ذریعے تقویٰ میں بہت خوشگوار تغیر پیدا ہوگا اور قرآن مجید کی آواز "پہاڑوں اور میدانوں میں گونج پیدا کر دیگی گویا ساری دنیا میں" پھیل جائیگی انشاء اللہ۔

اس موقع پر یہ امر واضح کرنا ضروری ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی یہ ایک لمبی رؤیا ہے۔ اور اسکی تعبیر کے سلسلے میں حضور نے فرمایا تھا کہ اس میں "اللہ تعالیٰ نے بعض علمی مضامین کی طرف اشارہ فرمایا ہے"۔

لیکن علم تعبیر الرؤیا کے ماہرین خوب جانتے ہیں۔ کہ بعض اوقات ایک رؤیا کی مختلف تعبیریں ہوتی ہیں۔ اور وہ مختلف رنگوں میں اپنے اپنے وقت پر پوری ہو کر مومنوں کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث ہوتی ہیں۔ پس اس رؤیا کی جس تعبیر کی طرف حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اشارہ فرمایا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ یہ رؤیا کسی اور رنگ میں پوری نہیں ہو سکتی۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے یقین ہے۔ کہ اس رؤیا کے تمام حصے اپنے اپنے وقت پر پوری شان کے ساتھ پورے ہوں گے۔ لیکن اس کا ایک حصہ یقیناً موجودہ فسادات کی صورت میں نہایت واضح رنگ میں پورا ہو رہا ہے۔ اور کوئی سلیم الفطرت انسان اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ یہ رؤیا اس امر کا ایک ناقابل تردید ثبوت ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک گہرا تعلق ہے۔ اور آج دنیا کے پردہ پر صرف احمدیت یعنی حقیقی اسلام ہی ہے جو سچا اور زندہ مذہب ہے۔ اور جس کی پیروی کی برکت سے انسان اسی دنیا میں اللہ تعالیٰ کی ہمکلامی کا شرف حاصل کر سکتا ہے۔ اور جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے امور غیبیہ کے انکشاف ہونے لگ جاتے ہیں۔ جو قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت

اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے

جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور

ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

(المسیح الموعودؑ)

تحریک جدید اور غلہ فنڈ

یہ امر آپ پر روزِ روشن کی طرح ظاہر ہو چکا ہے۔ کہ تحریک جدید کا ایک ایک پیسہ ان واقفین پر خرچ کیا جا رہا ہے۔ جو تبلیغ اسلام اور تبلیغ احمدیت کے لئے غیر ممالک میں جا رہے ہیں یا جانے والے ہیں۔ یا وہ جو جانے کے لئے تیاری کر رہے ہیں۔ اور ان کے اخراجات کا بوجھ بھی ان پر ہے۔ جو تحریک جدید کی پانچ ہزاری فوج کے سپاہی ہیں۔ جن کا دفتر اول کا تیرھواں یا دفتر دوم کا تیسرا سال ہے۔ پس ہر وعدہ کرنے والا اپنا وعدہ زیادہ سے زیادہ اسی ماہ میں ادا کرے۔ اور وہ جماعتیں جنہوں نے غلہ فنڈ کے وعدوں کی فہرست اور روپیہ ابھی تک نہیں ارسال کیا۔ وہ بھی فوری توجہ فرماویں۔ کیونکہ خرید گندم کے یہی دن ہیں اور غرباء کو غلہ تقسیم ہونے والا ہے۔ پس منفرد زمیندار اور خصوصاً شہری جماعتیں غلہ فنڈ اور چندہ تحریک جدید کے وعدے بھی پورے فرماویں۔ بلکہ جماعتیں غلہ فنڈ کی فہرست بھی براہِ راست حضور کی خدمت میں یا دفتر میں ارسال فرماویں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

ناخواندہ انصار بھی ترجمہ نماز کا امتحان دے سکتے ہیں

جو انصار جماعت ناخواندہ ہیں لکھنا پڑھنا نہیں جانتے۔ یا ابھی تک تنظیم انصار کے ماتحت لکھنے پڑھنے سے فارغ نہیں ہوسکے۔ ایسے لوگوں سے نماز با ترجمہ کا امتحان تحریری نہ لیا جائیگا۔ بلکہ زبانی لیا جائیگا۔ اس لئے جو انصار ناخواندہ ہیں تحریری امتحان نہیں دے سکتے۔ ان کو بتلا دیا جاوے۔ کہ ان سے زبانی امتحان لینے کا انتظام کیا جائیگا انشاء اللہ۔ دراصل ایسے لوگوں میں ترجمہ نماز نہ جاننے والے پائے جاتے ہیں۔ جن کے لئے ترجمہ نماز سکھانے کا مقامی طور پر انتظام کیا جانا ضروری ہے۔ امتحان دینے والوں کی جو فہرستیں مرکز میں بھجوائی جاویں۔ اس میں وضاحت کر دی جاوے۔ کہ ان میں کون کون ناخواندہ ہے۔

(قائد تعلیم و تربیت مرکزیہ مجلس انصار اللہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کریں۔ (ایڈیٹر)

تذکرۃ الصحابیات

اس مختصر نوٹ کے ذریعہ اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ قریباً ایک ماہ ہوا۔ ہم نے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام باقاعدہ طور پر صحابیات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات جمع کرنے شروع کئے ہیں۔ یہ وہ نادر ہستیاں ہیں۔ جو اب ہم میں بہت تھوڑی تعداد میں باقی ہیں۔ کئی ہیں جو اپنے زمانہ میں اخلاص وفاداری قربانی و جاں نثاری کی اعلیٰ مثالیں پیش کرکے اپنے مالک حقیقی سے جا ملی ہیں اور ہم ہمیشہ کے لئے ان کے روحانی فیوض سے ایک حد تک محروم ہو گئے ہیں۔ تھوڑی ہیں جو ابھی ہم میں زندہ ہیں۔ مگر یہ تعداد بھی روز بروز کم ہوتی جا رہی ہے۔ جسے دیکھ کر ہر احمدی عورت کے دل میں طبعًا یہ خواہش پیدا ہوتی ہے۔ کہ کاش! یہ مبارک ہستیاں ہم سے جدا نہ ہوتیں۔ اور ان کے روحانی فیوض سے ہم زیادہ سے زیادہ مستفیض ہو سکتے۔ اسی احساس کے پیش نظر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے تمام صحابیات کے حالات قلمبند کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ تاکہ جہاں اپنے ہم جنسوں کے ایمان افروز حالات دیکھ کر ہم میں قربانی کی نئی روح پیدا ہو۔ وہاں آنے والی نسلوں کے سامنے سلف صالحات کا مبارک نمونہ ہر وقت موجود ہو۔ اور اس سنہرے زمانے سے محرومی کے نتیجہ میں جو حسرت ان کے دل میں پیدا ہو وہ ان کو مزید ایثار و جاں نثاری کی ترغیب و تحریص دلاتی رہے۔

ہم نے صحابیات کی کچھ فہرستیں مہیا کی ہیں۔ مگر وہ مکمل نہیں۔ ضروری ہے کہ تمام کی تمام صحابیات کے حالات معلوم ہوں اور ہماری کسی غفلت کی وجہ سے کسی ایک صحابیہ کا تذکرہ بھی اس سے باہر نہ رہ جائے۔

اس اعلان کے ذریعہ تمام صحابیات حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ دیگر احباب جماعت و ممبرات لجنات کی خدمت میں مؤدبانہ گذارش ہے۔ کہ اگر ان کو کسی ایسی صحابیہ کا علم ہو جو فوت ہو چکی ہیں۔ یا کسی ایسی جگہ ہوں جس کا لجنہ کو علم نہیں۔ تو وہ براہ مہربانی جلد از جلد ان کے نام اور مفصل حالات تحریر کرا ارسال فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

تمام صحابیات کے حالات مکمل طور پر جمع ہو جانے کے بعد کتابی صورت میں "تذکرۃ الصحابیات" کے نام سے شائع کئے جائیں گے انشاء اللہ تعالےٰ۔

حالات تحریر کرتے وقت مندرجہ ذیل باتوں کا خاص طور پر ذکر کرنا ضروری ہے۔

(۱) صحابیہ کا نام (۲) ولدیت (۳) زوجیت (۴) وطن (۵) تاریخ پیدائش (۶) تاریخ وفات (۷) تاریخ بیعت (۸) بیعت سے پہلے کے حالات (۹) بیعت کے بعد کے حالات (۱۰) صحبت کے ایمان افروز واقعات (۱۱) اس وقت کے تاثرات (۱۲) دیگر قابل ذکر باتیں۔ نوٹ:۔ اس بارہ میں تمام خط و کتابت جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان کے پتے پر کی جائے۔ (عابدہ دارالانوار قادیان)

رپورٹ ماہ جون ۱۹۴۷ء ۱۱۶ افراد نے بیعت کی

(از قلم جناب چوہدری فتح محمد صاحب انچارج مرکزی مقامی تبلیغ)

اس وقت ضلع گورداسپور مقامی تبلیغ کے زیر انتظام سترہ مبلغ کام کر رہے ہیں عرصہ زیر رپورٹ میں ہمارے مبلغین نے قریباً یکصد دیہات کا دورہ کیا۔ جہاں انفرادی تبلیغ کے علاوہ لیکچروں کے ذریعہ بھی لوگوں تک پیغام حق پہنچایا

عرصہ زیر رپورٹ میں تین دیہات میں نئی بیعتیں ہوئی ہیں۔ اس سے قبل وہاں پر کوئی احمدی نہیں تھا۔ اس ماہ میں کل بیعت ۱۱۶ افراد پر مشتمل ہے۔ ان میں ۸۰ اچھوتوں کا قبول اسلام ہے۔ امید ہے۔ کہ اس گاؤں کے سارے اچھوت جماعت میں شامل ہو جائیں گے۔

تحریک

ہمارے مبلغین کے پاس سائیکل نہ ہونے کی وجہ سے جس قدر جلدی جلدی دیہات کا دورہ ہوتا چاہیئے۔ وہ نہیں ہو سکتا۔ اور زیر تبلیغ حضرات کے پاس جس قدر جلدی جلدی پہنچنا چاہیئے۔ وہ نہیں پہنچا جا سکتا۔ اس لئے احباب جماعت کی خدمت میں سترہ نئے سائیکلوں کی تحریک کی ہے جس میں قادیان کے ایک مخیر دوست نے ایک سائیکل دینے کا وعدہ کیا ہے۔ مزید سائیکلوں کے متعلق مخیر حضرات توجہ فرما دیں۔ یہ ایک صدقہ جاریہ کے طور پر ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کے اموال میں برکت دے۔ اور آپ کا تبلیغ میں مستقل حصہ بھی ہو جائیگا۔

نیز معاونین مقامی تبلیغ پہلے سے بہت زیادہ مالی امداد کی طرف توجہ فرما دیں۔ کیونکہ اس صیغہ کا چھ ہزار روپے کا بجٹ مشروط بہ آمد ہے۔ اگر سیکرٹریان مال ہماری امداد کی طرف توجہ فرما دیں۔ تو یہ رقم بہت آسانی سے پوری ہو سکتی ہے۔

تبلیغ کے اثرات کو مستقل کرنے کے لئے یہ بھی ضروری ہوتا ہے۔ کہ مبلغین کے علاوہ مرکزین بھی زیر تبلیغ دوستوں اور نو مبائعین کے ساتھ گاہے بگاہے ملاقات کرتے رہیں۔ جماعت کے موجودہ دوست بھی کوشش کے ساتھ مبلغین کے کام کو پائیدار بنانے کے لئے حصہ لیں۔ اس کے علاوہ ایسے مخلص دوست جو تبلیغ کا شوق رکھتے ہوں۔ وہ اپنی اپنی تعطیلات ضلع گورداسپور میں تبلیغ کے لئے وقف فرمائیں اس طریق پر ماحول قادیان میں کچھ عرصہ تبلیغ کی جائے۔ تو ممکن نہیں۔ کہ ضلع گورداسپور چند سال تک بالکل صاف ہو جائے۔ اور اکثر دوست جماعت میں شامل ہو جائیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب اور حضرت میاں شریف احمد صاحب بدستور بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے خاص طور پر دعا فرمائیں

اعلان

نظارت دعوۃ و تبلیغ کے صیغہ اطلاعات و اعلانات میں دو کارکنوں کی ضرورت ہے۔ ایک گریجوایٹ جو حالات حاضرہ کو سمجھتا ہو۔ اور اردو و انگریزی میں بلا تکلف اچھی تحریر کر سکتا ہو دوسرا ٹائیپسٹ کلرک۔ جو ٹائپ کے کام میں خوب ماہر ہو۔ دونوں اسامیوں کا گریڈ ۱۱-۵-۱۰۰-لم-۸۰ اور ۵۰-۲-۳۰ ہے۔ خواہشمند احباب پتہ ذیل پر درخواستیں ارسال فرما دیں:۔

ڈائرکٹر صیغہ اطلاعات و اعلانات (نظارت دعوۃ و تبلیغ) قادیان

نتیجہ امتحان "ہمارا خدا" قسط دوم بعض واقعات کی وجہ سے تاحال شائع نہیں ہو رہا۔ وہ ایک ہفتہ کے اندر انشاء اللہ شائع ہو جائیگا۔ (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ)

نارتھ ویسٹرن ریلوے

سروس کمیشن لاہور

سپرنٹنڈنٹ مکینیکل ورکشاپ مغلپورہ کے دفتر میں ایک گارڈ کس کلرک کی اسامی کے لئے خواتین کی طرف سے درخواستیں مطلوب ہیں

تنخواہ ۱۰۰/۰ روپے ماہوار سکیل ۱۰۰-۱/۲ ۱۰-۱۲۰ مع ڈیرنیس الاؤنس اور دوسرے الاؤنس جو رولز کے تحت عائد ہیں۔ اس کے علاوہ اشیائے خوردنی سستے داموں ملیں گی۔

قابلیت:- (۱) میٹریکولیشن دسیکنڈ ڈویژن اگر نتیجہ کا اعلان ڈویژن کے حساب سے کیا جائے) جونیئر کیمبرج یا اس کے مقابل کا امتحان پاس کیا ہو (۲) انگریزی سے اچھی طرح واقفیت کی رائٹ ہینڈ کی رفتار ۱۲۰ الفاظ فی منٹ اور ٹرانسکرپشن کی رفتار ۳۰ الفاظ فی منٹ۔

عمر:- ۱۸ اور ۳۰ برس کے درمیان ہو۔

درخواستیں مجوزہ فارموں پر بھیجی جائیں جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کے تمام بڑے سٹیشنوں سے ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے مل سکتے ہیں۔ درخواستیں سکرٹری این ڈبلیو آر سروس کمیشن ۲۴-لارنس روڈ لاہور کے نام بھیجی جائیں۔ درخواستیں وصول ہونیکی آخری تاریخ ۱۵ جولائی ۱۹۴۷ء ہے مفصل معلومات کیلئے سیکرٹری کے نام درخواست اور اس کے ہمراہ ٹکٹ دار لفافہ جس پر آپ کا پتہ لکھا ہو بھیجیں

مالو شو کمپنی لمیٹڈ

کی دوکان کا قادیان میں شاندار افتتاح

مالو شو کمپنی کا مال بلحاظ پائیداری وخوبصورتی وفیشن اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ بچے۔ بوڑھے۔ جوان مرد و زن اسی مال کو ترجیح دیتے ہیں۔ یقیناً اہل قادیان یہ سنکر خوش ہونگے کہ ۴ر جولائی بروز جمعۃ المبارک بڑے بازار میں اس کا افتتاح ہو رہا ہے منیجر مالو شو کمپنی لمیٹڈ انار کلی لاہور

نارتھ ویسٹرن ریلوے سروس کمیشن لاہور

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹس آفس این ڈبلیو ریلوے دہلی میں کلاس I گریڈ میں ٹائپسٹوں کی سات عارضی اسامیوں پر تقرر کے لئے امیدواروں سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ ان اسامیوں میں سے چار مسلمانوں کے لئے اور ایک سکھوں پارسیوں اور ہندوستانی عیسائیوں کے لئے مخصوص ہوگی

تنخواہ:- ۴۰ روپے ماہوار (عارضی)

سکیل:- ۶۰-۲-۵۰-۲ ۱/۲-۳۰ روپیہ ہوگی گرانی الاؤنس اور دوسرے الاؤنس قواعد کے تحت تنخواہ کے علاوہ ملیں گے۔ مزید برآں رعائتی نرخوں پر اشیائے خورد و نوش خریدنے کا حق حاصل ہوگا۔

تعلیمی اوصاف:- کسی منظور شدہ یونیورسٹی کا میٹریکولیشن دسیکنڈ ڈویژن (بشرطیکہ نتائج کا اعلان ڈویژنوں کے ذریعے سے کیا جائے) جونیئر کیمبرج یا اس کا کوئی مساوی امتحان۔ مزید برآں امیدواروں کے لئے ضروری ہے کہ ان کی ٹائپ رائٹنگ سپیڈ (رفتار) ٹچ سسٹم کے ذریعے سے ۳۰ الفاظ فی منٹ ہو۔

عمر:- ۱۸ اور ۲۵ سال کے مابین اچھوتوں کے لئے عمر ۲۸ سال۔

درخواستیں مجوزہ فارموں پر سیکرٹری این ڈبلیو آر سروس کمیشن ۲۴-لارنس روڈ لاہور کے پاس ارسال کی جائیں۔ درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ ۲۴ر جولائی ۱۹۴۷ء ہے۔

مجوزہ فارم ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے این ڈبلیو آر کے بڑے سٹیشنوں سے دستیاب ہو سکیں گے۔

امیدواران کو ٹیسٹ اور انٹرویو کے لئے دہلی بلایا جائے گا۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

(۱) ایک بیل والے پانی چھڑکانے کے چھکڑے ۱۵۰ گیلن کے ۱۰ عدد
(۲) گندے پانی کا چھکڑا ۱ عدد
ٹنڈر نمبر ۱۸/۲۲/S-۲۱ کوڈ "CX H Y C"

مندرجہ بالا اشیاء کی خرید کے لئے فی روپیہ کی بنا پر ٹنڈر مطلوب ہیں۔

ٹنڈر جو کہ کنٹرولر آف سٹورز نارتھ ویسٹرن ریلوے۔ ایمپریس روڈ کے دفتر میں سوموار ۲۸ جولائی ۱۹۴۷ء دو بجے بعد دوپہر تک پہنچ جانے چاہئیں۔ دوسرے کام کرنے کے دن صبح ۱۱ بجے کھولے جائیں گے۔ اور منظوری کے لئے ۲۸ اگست ۱۹۴۷ء تک کھلے رہیں گے۔

ٹنڈر ان فارموں پر دئے جائیں۔ جو کہ کنٹرولر آف سٹورز نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور سے جہاں دوسرے متعلقہ کاغذات بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔ ایک روپیہ فی فارم لوکل (۱/۲/ روپیہ اگر باہر بھیجنا ہو) معہ ۰/۸/ رقیمت متعلقہ ڈرائنگ ۱۱۔ جون ۱۹۴۷ء یا اس کے بعد دو بجے بعد دوپہر سے چار بجے بعد دوپہر تک مل سکتے ہیں ٹنڈر فارموں کی قیمت میں ڈاک کے ٹکٹ نہیں لئے جائیں گے

کراچی کی فرمیں ٹنڈر فارم ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز این ڈبلیو ریلوے کراچی چھاؤنی سے نقد قیمت ادا کر کے حاصل کر سکتے ہیں۔

ٹنڈروں کی وصولی کی جو تاریخ مقرر ہے۔ اس روز ٹنڈر فارم فروخت نہ کئے جائینگے

آپ اپنی جملہ طبی ضروریات کے لئے دواخانہ نور الدینؓ قادیان کو لکھیں

(ضروری خبریں!)

پنجاب و بنگال کے حدود کمیشنوں کے اراکین

بمبئی جون۔ وائسرائے محل سے ایک بیان جاری کیا گیا ہے۔ جس میں پنجاب اور بنگال کے سرحدی کمیشنوں کے ممبروں کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ پنجاب کے سرحدی کمیشن کے ممبر جسٹس دین محمد۔ جسٹس محمد منیر۔ جسٹس مہر چند مہاجن۔ اور جسٹس تیجا سنگھ ہوں گے۔ بنگال کے کمیشن کے ممبر ای۔ اے رحمٰن جسٹس ابوصالح محمد اکرم۔ جسٹس مکرجی اور جسٹس بسواس ہوں گے۔ یہ دونوں کمیشن ایک ہی صدر کے ماتحت کام کریں گے۔ صدر کے نام کا بعد میں اعلان کیا جائے گا۔ اگر آسام کے ضلع سلہٹ نے بنگال کے ساتھ شامل ہونے کا فیصلہ کیا تو بنگال کا سرحدی کمیشن ضلع سلہٹ کی حدود معین کرنے کا کام بھی کریگا۔ ان کمیشنوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنے کام کے سلسلے میں دیگر امور کے علاوہ موجودہ عارضی حدود سے متصل مسلم و غیر مسلم آبادیوں کو ملحوظ رکھے

وزرائے خارجہ کی اقتصادی کانفرنس ناکام رہے گی؟

پیرس ۳۰ جون۔ آج پھر تینوں وزرائے خارجہ کی میٹنگ میں یورپ کی اقتصادی مدد کرنے کے سلسلے میں مارشل کی سکیم پر غور کیا گیا۔ باخبر سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ روسی نمائندہ کے موجودہ رویہ سے معلوم ہوتا ہے کہ میٹنگ میں سمجھوتہ ہونے کی امید بہت کم ہو گئی ہے۔ مسٹر بیون وزیر خارجہ برطانیہ نے اس سلسلے میں برطانوی تجاویز پیش کیں۔ جن میں مختلف مسائل پر غور کرنے کے لئے کمیٹیاں مقرر کرنے کا مشورہ دیا گیا تھا۔ لیکن روس ان تجاویز کو یورپ کے مختلف ممالک کے اندرونی مسائل میں ناجائز مداخلت قرار دے رہا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ روس سمجھوتہ کو ناکام بنانے کا متمنی ہے۔

بنگال کی موجودہ وزارت میں توسیع

لیگ اور کانگرس پارٹی میں سمجھوتہ

کلکتہ ۳۰ جون۔ گورنمنٹ ہاؤس کلکتہ سے ایک پریس نوٹ جاری کیا گیا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ بنگال کی تقسیم کی وجہ سے چونکہ نئی صورت حالات پیدا ہو گئی ہے۔ اس لئے مسلم لیگ اور کانگرس پارٹی کی رضامندی کے ساتھ وزارت میں مغربی بنگال کے چند نمائندے شامل کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ کانگرس نے مطالبہ کیا تھا کہ تقسیم بنگال کی وجہ سے اب دو وزارتیں قائم ہونی چاہئیں۔ اس کے برعکس لیگ پارٹی چاہتی تھی کہ جب تک نئے صوبوں کے سلسلے میں تمام انتظامات مکمل نہ ہو جائیں۔ اس وقت تک موجودہ وزارت ہی برسر اقتدار رہے۔ وزارت میں جو توسیع کی گئی ہے اس میں دونوں پارٹیوں کی رائے کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ اور غالباً ہر محکمہ کے انچارج دو دو وزراء ہوں گے۔ آج آٹھ بجے وزارت میں توسیع کے سلسلے میں گورنر بنگال کلکتہ ریڈیو سے تقریر کریں گے وزیر اعظم بنگال مسٹر حسن شہید سہروردی نے ایک بیان میں کلکتہ کے باشندوں سے اپیل کی ہے۔ کہ پر امن فضا میں صوبہ کی تقسیم کا کام سرانجام دینے کا موقع دیں۔

اخبار "شیر پنجاب" کی اشاعت پر پابندی

لاہور ۳۰ جون۔ سکھوں کے اخبار "شیر پنجاب" لاہور کو۔ ایک مضمون کی بنا پر جو ۱۵ جون کے پرچے میں بعنوان "مرزا بشیر احمد صاحب کے پیغام کا جواب" شائع ہوا ہے۔ گورنر پنجاب نے پنجاب پبلک سیفٹی ایکٹ ۱۹۴۷ء کی دفعہ ۴ (ج) کے ماتحت حکم دیا ہے کہ "شیر پنجاب" کی اشاعت دو ماہ کیلئے بند کر دی جائے یہ مضمون سردار امر سنگھ نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے مضمون "خالصہ ہوشیار باش" کے جواب میں لکھا تھا۔

چونکہ حکومت برطانیہ نے اپنے آخری بیان میں برطانوی ہند کی آئینی پوزیشن پر پوری روشنی ڈالی ہے لیکن ریاستوں کے متعلق کچھ نہیں کہا ہے۔ آپ نے بتایا کہ اگر ممکن ہو سکا تو وہ مسٹر اٹلی سے ملیں گے اور بعض ضروری امور کی وضاحت کے سلسلے میں وہ لارڈ لسٹوول اور حکومت کے دوسرے اراکین سے بھی ملاقات کریں گے آپ نے یہ بھی بتایا کہ ۱۲ جولائی تک ہندوستان واپس آ جائیں گے۔

لنڈن میں والیان ریاست کا اجلاس

سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی شرکت

لنڈن ۳۰ جون۔ چند ہندوستانی ریاستوں کے حکمرانوں اور ریاستی مشیروں کا ایک اجلاس آج یہاں منعقد ہوا۔ ریاست بھوپال کے قانونی مشیر چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب۔ اور سر آغا خاں بھی اجلاس میں موجود تھے۔ اجلاس کا مقصد بعض ریاستوں کے نقطۂ نظر کو برطانوی حکومت کے سامنے رکھنا تھا۔ یاد رہے کہ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب یہاں پر بعض ہندو اور مسلمان ریاستوں کی طرف سے ان کی آئینی پوزیشن کی وضاحت کیلئے آئے ہوئے ہیں۔ اور ان کے آنے سے ہندوستانی والیان ریاست کا مسئلہ کافی اہمیت حاصل کر چکا ہے۔

گلوب کے سیاسی نامہ نگار نے آپ سے ملاقات کی جس کے دوران میں آپ نے اپنے آنے کا مقصد بیان کرتے ہوئے بتایا کہ میں یہ معلوم کرنے آیا ہوں کہ جو ریاست دونوں اسمبلیوں میں سے کسی کا ساتھ دینا پسند نہ کرے حکومت برطانیہ کا رویہ اس کے ساتھ کیا ہوگا۔

پاکستان کے مسلمانوں کا اخلاقی فرض

غیر مسلموں کے جان و مال کی حفاظت کی ذمہ داری مسلمانوں پر ہے

لاہور ۳۰ جون۔ سردار شوکت حیات خاں نے ہفتے کی رات کو لاہور ریڈیو سٹیشن سے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کی اکثریت والی قوم کا مذہبی اور اخلاقی فرض ہے کہ وہ اقلیتوں کے جان و مال کی حفاظت کرے اور ان کے ساتھ برادرانہ تعلقات قائم کر کے رواداری سے پیش آئے۔ اخوت سب سے بڑی میراث ہے۔ جو اسلام کی بدولت ہمارے حصے میں آئی ہے۔ اور پاکستان میں ہم نے ثابت کر دکھانا ہے کہ ہم اس کے اسی طرح اہل ہیں جس طرح کہ اسلام کی باقی تعلیم کے۔ اخوت اور رواداری کی اسلامی تعلیم کے ماتحت غیر مسلموں کے جان و مال کی حفاظت کی ذمہ داری پاکستان کے مسلمانوں پر ہے اور اگر مسلمانوں نے اس طرف توجہ نہ کی تو نہ صرف یہ کہ ان پر خود حرف آئے گا۔ بلکہ پاکستان بھی بدنام ہو کر رہ جائے گا مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ پاکستان میں ایسا پر امن ماحول پیدا کریں کہ وہ لوگ بھی ہماری نیک نیتی اور خلوص کے قائل ہو جائیں۔ کہ جو آج پاکستان کے مستقبل کو مشکوک نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں۔

پاکستان کے مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے غیر مسلم بھائیوں کے دل میں ایسا اعتماد پیدا کریں کہ ان کے دلوں میں سے یہ خوف جاتا رہے۔ کہ (خدانخواستہ) پاکستان کے مسلمان ان کے دشمن ہیں۔ یہ جب ہی ہو سکتا ہے کہ ہر طرف امن کا دور دورہ ہو۔ انکو چاہئے کہ وہ ہندوؤں اور سکھوں کو اپنا بھائی خیال کریں۔ اور ان کے مال و جان کی حفاظت کر کے ان کو یہ احساس کرا دیں کہ پاکستان اخوت اور مساوات کا سب سے بڑا علمبردار ہے

آخر میں آپ نے پنجاب کے غیر مسلموں سے بھی اپیل کی کہ وہ بھی مسلمانوں کی طرف دست تعاون دراز کریں۔ تاکہ ہم سب آرام اور سکھ کی زندگی بسر کر سکیں۔

تمام دنیا کی تباہی کا سامان

شکاگو ۳۰ جون۔ شکاگو یونیورسٹی کے چانسلر ڈاکٹر رابرٹ ہچنز نے بتایا کہ امریکہ کے قبضے میں نئے قسم کے ایٹم بم اتنی مقدار میں موجود ہیں کہ دنیا کے تمام بڑے بڑے شہر تباہ کئے جا سکتے ہیں۔ ڈاکٹر ہچنز نے یہ بھی لکھا ہے کہ ہیروشیما پر جو بم گرائے گئے تھے وہ اب پرانے ہو چکے ہیں۔

میری وزارت مستعفی ہو جائے گی اگر......؟ (ڈاکٹر خانصاحب)

پشاور ۳۰ جون۔ ڈاکٹر خانصاحب وزیر اعظم سرحد نے مطالبہ پٹھانستان کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ اگر صوبہ کے ووٹروں کی اکثریت نے ریفرنڈم میں پاکستان کے حق میں رائے دی۔ تو میری وزارت مستعفی ہو جائے گی۔ لیکن میں اور میرے رفقاء آزاد پٹھانستان حاصل کرنے کے لئے اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے۔